



سوال

(186) فوت شدہ کی طرف سے حج کروانا کسی رشتہ دار سے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم اپنے فوت شدہ بھائی کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتے ہیں اس سلسلہ میں ہم نے اپنے قابل اعتماد قریبی رشتہ دار سے رابطہ قائم کیا جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں اور انہیں پیشکش کی کہ اگر وہ ہمارے بھائی کی طرف سے حج بدل کریں تو اس سلسلہ میں اٹھنے والے حملہ اخراجات ہم برداشت کریں گے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں حج بدل کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن کسی قسم کا خرچہ وغیرہ نہیں لوں گا کیا اس صورت میں ہمارے بھائی کی طرف سے حج بدل ہو جائے گا یا پاکستان سے کسی کوچ کے لئے بھیجنا ضروری ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حج بدل کے سلسلہ میں کفایت شعاری سے کام نہیں لینا چاہیے، بلکہ کھلے دل سے اس کے اخراجات برداشت کئے جائیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ جو ساتھی حج بدل کرنا چاہتے ہیں وہ پہلے حج کر چکے ہوں، پھر جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کی جائے سکونت کا اعتبار کیا جائے کہ اگر وہ حج کرتا تو گھر سے لے کر واپس آنے تک کتنے اخراجات درکار ہوں گے۔ کتنے اخراجات برداشت کرنا ضروری ہیں، خواہ کسی کو پاکستان سے بھیج دیا جائے یا مکہ مکرمہ سے کسی کوچ بدل پر آمادہ کر لیا جائے، وہاں پر رہنے والے کوچ بدل کی پیشکش کرنا کہ ہم اس کے اخراجات برداشت کریں گے۔ مفت حج بدل کے مترادف ہے، اس لئے ہمارے نزدیک بہتر صورت یہ ہے کہ پاکستان سے کسی نیک سیرت نمازی کا انتخاب کیا جائے اور اس کے گھر سے گھر واپس آنے تک کے اخراجات برداشت کئے جائیں۔ اس کے علاوہ بھی اس کی خدمت کی جائے تاکہ خوش دلی سے اس فریضہ کو سرانجام دے۔ اس سلسلہ میں مکہ میں کسی رہنے والے کوچ بدل کرنے کے لئے آمادہ کرنا اور پھر وہاں کے حساب سے اخراجات برداشت کرنے کی پیشکش کرنا شاید جائز تو ہو لیکن کسی صورت میں بہتر نہیں ہے۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

